مذہب شیعہ کا بانی

انہوں نے اپنی طرف سے کچھ سے کچھ جوڑ کر ایک مذہب بناڈالا۔اسی صورت کا کھوج بھی ملتا ہے اور ذی عقل آدمی تو چور بھی پکڑ سکتے ہیں۔ملاحظہ ہو اہل تشیع کی نہایت معتبر کتاب ناسخ التواریخ جلد۲ حصہ۳ صفحہ۵۲۴ سطر۶ مطبوعہ ایران (اصفہان) ۱۳۹۵ھ مطالعہ کی سفارش کرتا ہوں تاکہ آپ کو حق الیقین ہو جائے کہ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں مذہب تعصب کی بنا پر نہیں بلکہ واقعات کی روشنی میں اور حق وصداقت پر مبنی یہ معروضات ہیں سب سے پہلے جس شخص نے خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق غصب خلافت کا قول کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بلافصل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔وہ ایک یہودی تھا جس کا نام عبداللہ بن سبا ہے جو امیر المومنین سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تقیہ کر کے مدینہ انور میں آیا۔اور اسلام ظاہر کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین علی الخصوص خلفائے راشدین سابقین کے خلاف خفیہ طور پر سب بکنا شروع کیا۔پھر مدینہ اقدس سے نکالا گیا تو مصر میں جا کر ایک گروہ بنالیا اور سیدنا عثمان کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا اور آخر ایسا فتنہ برپا کیا جس میں امیر المومنین شہید ہوئے۔الغرض میں چاہتا ہوں کہ صاحب ناسخ التواریخ کی بعینہٖ عبارت پیش کروں۔

ذکر پدید آمدن مذہب رجعت درسال سی وپنجم هجری

عبدالله بن سبامردی جهود بوددر زمان عثمان ابن عفان سلماخا گرفت واواز کتب پیشین ومصاحف سابقین نیك دانا بود چوں مسلمان شد خلافت عثمان در خاطر اوپسندید نیفتاد، پس درمجالس ومحافل بنشستے وقبائح اعمال و مثالب عثمان راهرچه توانستی باز گفتی، ایں خبربه عثمان بردند گفت باری ایں جهود کیست و فرمان کرد تااورا ازمدینه اخراج نمودند۔ عبدالله بمصر آمد و چوں مردی عالم ودانا بودمردم بروی گرد آمد ندوکلمات اور اباورداشتند۔ گفت! هاں اے مردم مگر نشینده اید که نصاریٰ گوئند عیسیٰ علیه السلام بدیں جهاں رجعت کندوباز آید۔ چنانئه درشریعت مانیز ایں سخن استوار است۔ چوں عیسیٰ رجعت تواند کرد محمد که بیگماں فاضل تر ازوست چگونه رجعت نه کندوخداوند نیز در قرآن کریم میفرمائید ان الذی فرض علیك القرآن لر آدك الیٰ معاد ۔ چوں ایں سخن رادر خاطرها جائے گیر ساخت گفت خداوند صدوبیست و چهار پیغمبربدیں زمین فرستاد وهر پیغمبر یراوزیرے و خلیفتی بود چگونه میشود پیغمبرے ازجهاں برود خاصه وقتے که صاحب شریعت باشده نامبے وخلفیتے بخلق نگمار دوکارامت رامهمل بگزارد همانا محمدراعلی علیه السلام وصی و خلیفه بود چنانکه خود فرمود انت منی منزلة هرون من موسیٰ ازیں‌متیواں دانست که علی خلیفه محمد است و عثمان ایں منصب راغصب کرده وباخودبسته عمر نیز بناحق ایں کار بشوری افگند و عبدالرحمان بن عوف بهوای نفس دست بردست عثمان زددست علی را که

گرفته بود با اوبیعت کند رها داداکنون برماکه درشریعت محمد یم واجب میکند که از امر بمعروف ونهی از منکر خویشتن داری نکنیم چنانه خدائی فرماید **کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر** پس بامردم خویش گفت ماراهنوز آں نیر ونیست که بتوانیم عثمان رادفع داد واجب مکیند که چنداں که بتوانیم عمال عثمان راکه آتش جورو ستم رادامن میز نند ضعیف داریم و قبائح اعمال ایشاں رابر عالمیاں روشن سازیم ودلهائے مردم رااز عثمان واعمال اوبگر دانیم پس نامها نوشتند واز عبدالله بن ابی سرح که امارات مصر داشت باطراف جهاں شکایت فرستادند ومردم رایك دل ویکجهت کردند که در مدینه گرد آیند و بر عثمان امر بمعروف کنند اورا از خلیفتی خلع فرمایند عثمان ایں معنی رانفرس همی کرد ومروان بن الحکم جاسوسان به شهر فرستاد تاخبر باز آور دند که بزرگان هر بلد درخلع عثمان همد استانند لاجرم عثمان ضعیف وبرکار خود فروماند محصور شدن عثمان درخانه خوددرسال سی وپنجم هجری۔

۳۵ھ میں رجعی مذھب پیدا ھونے کا ذکر

ترجمہ: عبداللہ بن سباء ایک یہودی تھا۔جس نے حضرت امیر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں اسلام ظاہر کیا اور وہ پہلی کتابوں اور صحیفوں کا اچھا عالم تھا۔جب مسلمان ہوا تو امیر عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت اس کے دل کو پسند نہ آئی تو مجلسوں اور محفلوں میں بیٹھ کر حضرت امیر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے متعلق بدگوئیاں شروع کرنے لگا اور برے اعمال وغیرہ جو کچھ بھی اس کے امکان میں تھا حضرت امیر عثمان کی طرف منسوب کرنے لگا۔امیر عثمان کی خدمت میں یہ خبر پہنچائی گئی۔تو آپ نے فرمایا کہ یہ یہودی ہے کون؟ اور حکم دیا (گیا) تو اس یہودی (عبداللہ بن سبا) کو مدینہ شریف سے نکال دیا گیا۔عبداللہ مصر پہنچا اور چونکہ آدمی عالم اور دانا تھا۔تو لوگوں کا اس پر جمگھٹا ہونے لگا اور لوگوں نے اس کو تقریروں پر یقین کرنا شروع کر دیا۔تو ایک دن اس نے کہا۔ہاں اے لوگو! تم لوگوں نے شاید سنا ہوگا کہ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جہان میں رجعت کریں گے (دوبارہ آئیں گے) جیسا کہ ہماری شریعت میں یہ بات محقق ہے۔جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آسکتے ہیں تو حضرت محمد ﷺ جو ان سے مرتبہ میں بہت زیادہ ہیں کس طرح دوبارہ تشریف نہ لائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ بھی قرآن میں فرماتا ہے کہ جس ذات نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے۔یقیناً آپ کو آپ کے اصلی وطن سے لوٹائے گا۔جب اس عقیدہ کو لوگوں کے دلوں میں پختہ کر چکا تو کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں دنیا میں بھیجے ہیں اور ہر ایک پیغمبر کا ایک وزیز اور ایک خلیفہ تھا۔یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک پیغمبر دنیا سے رحلت فرمائے علی الخصوص جبکہ وہ صاحب شریعت بھی ہو اور کوئی اپنا نائب اور خلیفہ مقرر نہ فرماوے اور امت کا معاملہ یونہی چھوڑ دے تو اسی بنا پر حضور ﷺ کے وصی اور خلیفہ حضرت علی ہیں۔چنانچہ حضور ﷺ نے خود فرمایا ہے۔**انت منی بمنزلة**

ھارون من موسیٰ۔ یعنی تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون موسیٰ (علیہما السلام) کے نزدیک تھے۔
اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ حضرت علی (حضور) محمد (ﷺ) کے خلیفہ ہیں اور (حضرت) عثمان نے اس منصب کو غصب کرلیا ہے اور اپنی ذات کے ساتھ لگالیا ہے عمر (رضی اللہ عنہ) نے بھی ناحق منصب خلافت کو مجلس شوریٰ کے سپرد کردیا۔ الخ

یہ عبارت نقل کرنے سے چند گزارشات مقصود ہیں:۔

(۱) رجعی مذہب دنیا میں سب سے پہلے جس شخص نے پیدا کیا وہ عبداللہ ابن سبا ہے۔

(۲) خلفائے راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق غاصب کہنا اور ان کی خلافت کو ناحق بیان کرنے کی ابتدا۔ اسی عبداللہ بن سبا سے ہوئی۔

(۳) خلافت بلافصل علی (رضی اللہ عنہ) کا سب سے پہلے علمبردار بھی عبداللہ بن سبا ہے۔ عبداللہ بن سبا کے متعلق ائمہ ہدیٰ کی تصریحات سے آئندہ سطور میں کسی قدر تبصرہ ہوگا۔

(۴) سردست اتنا عرض کرنا ہے کہ شیعوں کے مذہب کی بنا اسی عبداللہ بن سباء نے رکھی شیعوں کے مجتہد اعظم ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب حق الیقین (صفحہ ۱۵۰ مطبوعہ ایران) میں مقصد نہم کو اسی مسئلہ رجعت کے ثبوت میں انتہائی زور و شور کے ساتھ لکھا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ’’بدانکہ از جملہ اجماعیات شیعہ بلکہ ضروریات مذہب حق فریقہ محقہ حقیقت رجعت است‘‘ یعنی جاننا چاہئے کہ من جملہ ان اعتقادات کے جن پر تمام شیعوں کا اجماع ہے بلکہ ان کے مذہب کی ضروریات میں سے ہے۔ وہ رجعت کے مسئلہ کو حق جاننا ہے۔

اب اہل دانش و بینش کے نزدیک یہ بات روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہوگئی کہ مسئلہ رجعت کو ظاہر کرنے والا اور خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو بلافصل کہنے والا اور خلفائے راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق غصب اور ظلم منسوب کرنے والا سب سے پہلے عبداللہ ابن سبا ہے اور باقر مجلسی کی تصریح سے یہ ثابت ہوا کہ یہی عبداللہ ابن سبا کے عقیدے، شیعوں کے ضروریات دین میں سے ہیں اور شیعوں کے مجمع علیہ عقائد میں سے ہیں۔ اور کتاب ’’من لا یحضرہ الفقیہ‘‘ میں ہے کہ ’’ہر کہ ایمان برجعت ندا رداز مانیست‘‘ جو شخص رجعت کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ وہ ہم (شیعہ فرقہ) سے نہیں بھی مدنظر رکھیں ۱۲۔

بہت بڑا افتراء پرداز

اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب رجاء الکشی صفحہ ۱۴۱ پر بھی عبداللہ بن سبا کا بیان ہے چونکہ روایت امام عالی مقام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی ہے لہٰذا لفظ بلفظ مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔

ویل لمن کذب علینا وان قوما یقولون فینا مالا نقوله فی انفسنا نبرا الی الله منهم نبرا الی الله منهم مرتین (ثم قال) قال علی ابن الحسین (رضی الله عنهما) لعن الله من کذب علیا علیه السلام انی ذکرت عبدالله ابن سبافقامت کل شعر فی جسده (وقال) لقد ادعی امرا عظیما لعنه الله کان علی علیه السلام والله عبدالله واخو رسول الله

مانال الکرامة من اللہ الا بطاعتہٖ للہ ولرسولہٖ (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) وما نال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکرامة الا بطاعتہٖ (ثم قال) وکان الذی یکذب علیہ فیعمل تکذیب صدقہٖ ویفتری علٰی اللہ الکذب عبداللہ ابن سبا (ثم قال) ذکر بعض اھل العلم ان عبداللہ بن سباء کان یھودیا فاسلم ووال علیا علیہ السلام وکان یقول وھو علٰی یھودیتہ فی یوشع ابن نون وصی موسٰی بالغلو فقال فی اسلامہٖ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی مثل ذٰلك وکان اول من اشھر بالقول برفض امامة علی علیہ السلام (الٰی ان قال) ومن ھٰھنا قال من خالف الشیعة اصل الشیع والرفض ماخوذ من الیھودیة٥

یعنی امام عالی مقام فرماتے ہیں کہ اس شخص کے لئے جہنم ہے جس نے ہم پر جھوٹے بہتان باندھے ہیں اور ایک قوم ہمارے متعلق ایسی ایسی باتیں گھڑتی ہے جو ہم نہیں کہتے ہم ان سے بری ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ہم ان سے بری ہیں امام عالی مقام نے دو دفعہ فرمایا(اس کے بعد) فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ جس شخص نے حضرت علی کو جھٹلایا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ میں نے ان کی خدمت میں عبداللہ بن سبا کا ذکر کیا تو اس کا نام سن کر آپ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اس نے بڑی بات کا دعویٰ کیا تھا اور خدا کی قسم علی علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے رسول کے بھائی ہیں۔ﷺ آپ نے جو بھی کرامت حاصل کی ہے۔فقط اللہ اور اسکے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی وجہ سے حاصل کی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کرامت حاصل کی ہے۔(پھر فرمایا) اور جو شخص حضرت علی پر جھوٹے بہتان باندھتا تھا اور آپ کی سچی باتوں کو جھوٹ کے ساتھ تعبیر کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتا تھا وہ عبداللہ بن سبا تھا (اس کے بعد کہا) بعض علماء نے کہا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔اسلام ظاہر کیا اور حضرت علی کا تولی اور ان کی محبت کا دم بھرنے لگا۔ جب یہودی تھا تو حضرت یوشع بن نون کو حضرت موسیٰ کا وصی (خلیفہ بلافصل) کہنے میں غلو کرتا تھا اور اپنے اسلام کی حالت میں کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی وصی (خلیفہ بلافصل) ہیں اور سب سے پہلے جس شخص نے رفض کے ساتھ حضرت علی کی امامت بلافصل کا قول کیا ہے۔ وہ عبداللہ بن سبا تھا (پھر کہا) اسی وجہ سے جو شخص بھی شیعہ کا مخالف ہے وہ یہی کہتا ہے کہ تشیع و رفض کی جڑ یہودیت ہے الخ۔